12468-رمضان المبارک میں مسلمان کی حالت

سوال

رمضان المبارک کے آنے پر آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا جو لوگوں کو ھدایت کرنے والا ہے اور جس میں ھدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو}.البقرۃ(185)-

یہ موسم اور رمضان المبارک کا مہینہ خیر وبرکت اور عبادت واطاعت کا عظیم موسم ہے، یہ بڑی عظمت والا مہینہ، اور ایک عزت وتکریم والے ایام ہیں جس میں نیکیاں بڑھتی ہیں، اور برائیاں بھی بڑھتی ہیں، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں جنت کے دروازے کھلتے اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں ۔

اس مہینہ میں گنہگاروں اور معصیت کا ارتکاب کرنے والوں کی توبہ قبول کی جاتی

خیر وبرکت کے اس موسم میں اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکرادا کرو، اللہ تعالی نے تمہیں جو خصوصی انعام وفضل دیا ہے اس پر اللہ رب العزت کا شکر بجالاؤ، اس مہینہ کے شرف وفضل کے اوقات کو موقع غنیمت جانتے ہوئے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت والے کام میں مشغول رہو، حرام کاموں سے اجتناب کرو تاکہ زندگی میں سعادت حاصل کرسکو اور موت کے بعد بھی سعادت حاصل ہو ۔

پکے اور سچے مومن کے لیے تو ہر مہینہ ہی عبادت واطاعت کا موسم ہوتا ہے، لیکن رمضان المبارک کے مہینہ میں اس کی ہمت بڑھ جاتی ہے اور عبادت کے لیے اس کا دل زیادہ نشیط اور چست ہوجاتا ہے، وہ اپنے پروردگار کی ہر بات قبول کرتا ہے، ہمارا رب اور الہ بڑا ہی کریم ورحیم ہے وہ اپنی رحمت سے مومنوں کے روزوں کی نیکیاں زیادہ اور انہیں ان کے اعمال کا بہتر اجر عطا فرماتا ہے ۔

آج کی رات کل رات سے کتنی مشابہ ہے ۔ ۔ ۔

یہ دن کتنی تیز رفتاری سے گزر رہے ہیں گویا کہ چند لحظات تھے ابھی ہم نے کچھ عرصہ قبل رمضان المبارک کا استقبال کیا اور پھر اسے الوداع بھی کیا اور اب کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد ایک بار پھر رمضان المبارک کا استقبال کرنے کی تیاری میں ہیں ۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اس مہینہ میں اعمال صالحہ کرنے میں جلدی کریں ہمیں چاہیے کہ ہم اس ماہ مبارک میں اللہ تعالی کی رضامندی والے کام کریں اور ایسے کام کرنے پر حرص رکھیں جو روز قیامت ہماری سعادت کا باعث ہوں ۔

رمضان المبارک کی تیاری کس طرح کریں ؟

رمضان المبارک کی تیاری کے لیے انسان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ اس نے کلمہ طیبہ کے تقاضہ کے مطابق عمل کیے ہیں یا کہ واجبات وفرائض میں کچھ کمی وکوتاہی کی ہے اور خواہشات وشبہات پر عمل پیرا رہا ہے ؟

لھذا مسلمان کو رمضان المبارک میں اعلی درجہ کے ایمان پر فائز ہونا چاہیے ، اس لیے کہ ایمان میں کمی وزیادتی ہوتی رہتی ہے ، مسلمان کا ایمان اطاعت کرنے سے زیادہ اور قوی ہوتا ہے ، لیکن اگر نافرمانی کی جائے تو اس سے ایمان میں کمی اور نقصان پیدا ہوتا ہے ۔

سب سے پہلی اور اعلی قسم کی اطاعت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی توحید ثابت کی جائے اور اس بات کا اعتقاد رکھا جائے کہ معبود برحق صرف اور صرف اللہ وحدہ لاشریک ہے ، اور اسی طرح بندے کو چاہیے کہ تمام قسم کی عبادات صرف اور صرف اللہ تعالی کے لیے بجالائے ، اور کسی بھی عبادت میں اللہ عزوجل کے ساتھ کسی بھی قسم کا کوئی شرک نہ کرے ۔

اور ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ اسے جو کچھ پہنچنے والا ہے وہ اس سے علیحدہ نہیں ہوسکتا وہ لامحالہ اسے پہنچ کر رہے گا ، اور جو اس سے دور رہ جائے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا ، یعنی جو نقصان ہونا ہو وہ ہو کر رہتا ہے اور جو نہ ہونا ہو وہ کبھی بھی نہیں ہوسکتا ، اور یہ کہ ہر چیز تقدیر میں لکھی جا چکی ہے ۔

ہمیں ہر اس چیز اور کام سے اجتاب کرنا چاہیے جو توحید کے مخالف ہو وہ اس طرح کہ ہمیں بدعات وخرافات اور دین میں نئی نئی رسم ورواج سے دور رہنا چاہیے ، اس کے ساتھ ساتھ ہمیں ولاء والبراء پر بھی عمل کرنا ضروری ہے کہ ہم مسلمانوں اور مومنوں سے محبت وبھائی چارہ رکھیں ، لیکن اس کے مقابلہ میں ہمیں کفار اور منافقوں سے دشمنی کرنی چاہیے اور ان سے بغض رکھنا چاہیے ۔

ہمیں مسلمانوں کے کفار پر غالب ہونے پر خوش ہونا چاہیے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کے طریقے پر عمل پیرا ہونا چاہیے ، اسی طرح ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ پر چلنا چاہیے ، ہم سنت سے محبت کریں اور جو سنت اور احادیث پر عمل کرے اس سے ہمیں محبت کرنی چاہیے اور اس کا دفاع کرنا چاہیے چاہے وہ کسی بھی ملک میں ہو اور کسی بھی رنگ ونسل سے تعلق رکھتا ہو ۔

اس کے بعد ہمیں اپنے آپ کا بھی محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم میں کیا کمی وکوتاہی ہے ، ہم کتنی اطاعت کرتے ہیں ، جماعت کے ساتھ کتنی نمازیں ادا کرتے ہیں ، اللہ تعالی کا ذکر کتنا کرتے ہیں ، پڑوسی ، رشتہ داروں اور مسلمانوں کے حقوق کتنے ادا کرتے ہیں ، سلام عام کرنے چاہیے ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتے ہیں کہ نہیں ، ایک دوسرے کو حق کی تلقین کرتے رہیں ، اور ان سب کاموں میں آنے والی تکالیف پر صبر کریں ، اور برائی کرنے سے بھی پرہیز کریں ، اللہ تعالی کی اطاعات کریں اور تقدیر پر بھی صبر کریں ۔

اس کے بعد معاصی اور شھوات کی اتباع کا بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور اپنے آپ کو ان معاصی سے اجتناب کرنا چاہیے ، چاہے وہ معصیت چھوٹی ہو یا بڑی ، اور اسی طرح وہ معصیت وگناہ آنکھ سے حرام چیز کی طرف دیکھنے ، یا پھر کان سے حرام اشیاء موسیقی اور گانے سننے پر بھی محاسبہ کرنا چاہیے اور اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے ، اسی طرح اپنے پاؤں سے صرف اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی والے کام کی طرف ہی چلنا چاہیے ۔

اللہ تعالی کی نافرمانی والے کام میں نہیں چلنا چاہیے ، یا پھر ہاتھوں کو بھی وہاں استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جہاں پر اللہ تعالی کی نافرمانی ہوتی ہو ، اللہ تعالی کی طرف سے حرام کردہ اشیاء کا استعمال نہیں کرنا چاہیے ، سود خوری اور رشوت وغیرہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے ، اور اسی طرح لوگوں کا ناحق مال کھانے سے بھی بچنا چاہیے اور محاسبہ کرنا چاہیے ۔

ہمارے پیش نظر ہونا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالی دن کے وقت اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوتا ہے تاکہ رات کا خطاکار توبہ کرلے ، اور رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا خطاکار توبہ کرلے ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اوراپنے رب کی بخشش اوراس کی مغفرت کی طرف دوڑو، جس کا عرض آسمانوں اورزمین کے برابر ہے، جوپرہیزگاروں کے لیے تیارکی گئی ہے، جولوگ آسانی میں اور سختی کے موقع پر بھی اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں، اللہ تعالی ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے۔

اورجب ان لوگوں سے کوئی ناشائستہ کام ہوجائے یا کوئی گناہ کربیٹھیں توفوراللہ تعالی کا ذکراوراپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالی کے علاوہ کے سوااورکون گناہوں کو بخش سکتا ہے ؟ اوروہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پراڑنہیں جاتے، انہیں ان کے رب کی طرف سے ان کا بدلہ مغفرت اورجنتیں ملیں گی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، ان کا نیک کاموں کے کرنے والوں کا ثواب کیا ہی اچھا ہے} آل عمران (134-136)۔

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{آپ (میری جانب سے) کہہ دیجئے! کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ تعالی سارے گناہ بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اوربڑی رحمت والا ہے}. الزمر (53)۔

اورایک مقام پرایسے فرمایا :

.{اورجو بھی برے اعمال کرے یا پھر اپنے آپ پر ظلم کرلیا ہواورپھر وہ اللہ تعالی سے بخشش طلب کرے تووہ اللہ تعالی کو بخشنے والا رحم کرنے والا پائے گا}.۔

اس لیے ہم پراس محاسبہ اورتوبہ واستغفار کے ساتھ رمضان المبارک کا استقبال کرنا واجب وضروری ہے، عقل مندوہ ہے جو اپنے آپ کو نیچا کرلے، اورموت کے بعد کے لیے اعمال کرے، اورعاجزوہ ہے اپنی خواہشات کی پیروی کرے اوربڑی بڑی تمنائیں قائم کرلے۔

رمضان المبارک کا مہینہ غنیمت اورفرصت کا مہینہ ہے جس میں بہت ہی زیادہ نفع حاصل ہوتا ہے، اورعقل منداورتجارت میں مہارت رکھنے والا تاجر توسیزن میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے آپ بھی اس مہینہ کو موقع غنیمت جانیں اورنماز کثرت سے اداکریں اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیئے۔

ماہ رمضان میں ایک دوسرے سے درگزر کرنی چاہیے اوردوسروں کے ساتھ حسن سلوک اوراحسان کا معاملات کرنا ضروری ہے، اسی طرح فقراء ومساکین پر زیادہ سے زیادہ صدقہ خیرات کریں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اورجنہم کے دروازے بند ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے سرکش قسم کے شیاطین جکڑدیے جاتے ہیں، اورہررات میں ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا رہتا ہے : اے خیروبھلائی سے دوربھاگنے والے واپس آجا اورخیروبھلائی کے کام کر، اوراے شروبرائی کرنے والے برائی سے باز آجا اوراسے کم کردے۔

اللہ کے بندو خیروبھلائی کرنے والے بنواوراس میں سلف صالحین کی اتباع وپیروی کرتے ہوئے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کروتاکہ ہم رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہوتو ہمارے سارے کے سارے گناہ معاف ہوچکے ہوں اورہمارے اعمال صالحہ قبول کرلیے جائیں۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ رمضان المبارک کا مہینہ سب سے بہتر اوراچھا مہینہ ہے :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ تعالی کی مخلوق میں فضیلت یہ بھی ہے کہ : رمضان المبارک کو باقی سب مہینوں پر فضیلت حاصل ہے ، اوررمضان کے آخری عشرہ کو باقی سب راتوں پر فضیلت حاصل ہے ۔ اھ دیکھیں زادالمعاد(56/1)۔

رمضان المبارک کا مہینہ باقی مہینوں پر چاروجہ سے افضل ہے :

اول :

اس مہینہ میں ایک ایسی رات ہے جوسارے سال کی راتوں پر افضل ہے جولیلۃ القدر کے نام سے پہچانی جاتی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی کے بارہ میں فرمایا :

.{یقینا ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا ، آپ کو کیا علم کے شب قدر کیا ہے ؟ ، شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ، اس میں ہر کام کو سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اورروح (جبریل) اترتے ہیں ، یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور طلوع فجر تک رہتی ہے }.القدر(1-5)۔

تواس رات میں کی گئی عبادت ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے ۔

دوم :

اس رات میں سب سے بہتر اورافضل آسمانی کتاب قرآن مجید سب سے افضل سید الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ۔

اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

.{ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جولوگوں کوھدایت کی راہنمائی کرنے والا ہے اورجس میں ہدایت کی اورحق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں ، تم میں سے جو شخص بھی اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے }.البقرۃ(185)۔

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{یقینا ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے بیشک ہم ڈرانے والے ہیں ، اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے ، ہمارے پاس سے حکم ہو کر ، ہم ہی رسول بنا کر بھیجنے والے ہیں }.الدخان(3-5)۔

امام احمد اورطبرانی وغیرہ نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(صحف ابراھیم (علیہ السلام) رمضان المبارک کی پہلی رات میں نازل کیے گئے ، اور تورات ساتھ رمضان میں نازل کی گئی ، اورزبورانیس رمضان میں نازل کی گئی ، اورقرآن مجید چوبیس رمضان کے بعد نازل کیا گیا) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ (1575) میں حسن قرار دیا ہے ۔

سوم :

اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کرنے کے ساتھ ساتھ سرکش قسم کے شیاطین جکڑدیے جاتے ہیں :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان آتا ہے توجنت کے دروازنے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے اور شیطانوں کو جکڑدیا جاتا ہے) متفق علیہ ۔

امام نسائی رحمہ اللہ تعالی ابوھریرہ رضی اللہ تعالی سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑدیا جاتا ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (471) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اورایک روایت میں ہے کہ :

(رمضان المبارک کی پہلی رات بڑے بڑے سرکش جنوں کو جکڑدیا جاتا ہے ، اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی کھولا نہیں جاتا ، اورجنت کے کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی بند نہیں ہوتا ، اورایک منادی کرنے والامنادی کرتا رہتا ہے : اے خیر وبھلائی چاہنے والے اورزیادہ بھلائی کر، اوراے شر وبرائی کرنے والے برائی کرنے سے باز آجاؤ، اوراللہ تعالی کے جہنم سے آزادی بھی دیتا ہے ، یہ منادی ہررات کوکی جاتی ہے) سنن ترمذی ، سنن ابن ماجہ ، ابن خزیمہ ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (759) میں اسے حسن قراردیا ہے ۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں بھی بہت سی برائیاں اور معصیت کا ارتکاب دیکھتے ہیں تواگر شیطانوں کو جکڑدیا جاتا ہوتوان کا وقوع نہ ہو؟

اس کاجواب یہ ہے کہ :

یہ توصرف اس شخص سے کم ہوتی ہے جوروزے کی شروط اوراس کے آداب پر عمل پیرا ہوتا ہے ۔

یاپھر یہ ہے کہ بڑے بڑے سرکش شیطانوں کو جکڑا جاتا ہے نہ کہ سب کو ۔

یا پھر رمضان المبارک میں شر وبرائی میں کمی واقع ہوجاتی ہے جوکہ محسوس بھی ہوتا ہے کیونکہ رمضان میں باقی مہینوں کے اعتبار سے برائی اور شر میں کمی ہوتی ہے ، اور پھر یہ بھی ہے کہ سب شیطانوں کے جکڑے جانے پر بھی سب برائیاں اور معصیت نہیں رک نہیں سکتیں ، اس لیے کہ معصیت کے شیطان کے علاوہ اور بھی کئی اسباب ہیں مثلا :

خبیث اورگندے نفس کے مالک لوگ ، گندی عادتیں ، اورانسانوں میں سے شیطان صفت لوگ ۔ دیکھیں فتح الباری (145/4) ۔

چہارم :

اس مہینہ میں بہت ساری عبادات ہیں جوباقی مہینوں میں نہیں پائی جاتی ، مثلاروزے اورقیام اللیل ، کھانے کھلانا ، اعتکاف کرنا ، صدقہ وخیرات ، قرات قرآن ۔

میں اللہ تعالی سے دعاگوہوں کہ وہ ہم سب کواعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صحیح معنی میں روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ، اللہ تعالی اطاعت کرنے اور منکرات سے بچنے کی توفیق دے ، آمین یارب العالمین ۔

والحمدللہ رب العالمین ۔

واللہ اعلم.